آدابِ زیارتِ قبور

مکتبۂ تجلی دیوبند یو۔پی

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۲

آدابِ زیارتِ قبور

• مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ

• مولانا محمد سلطانؒ

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

سرآمد علمائے محققین و سرخیل عرفائے کاملین حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید قدس اللہ روحہ و نور ضریحہ کی مقبول ترین کتاب تقویۃ الایمان کا دوسرا حصہ تتمہ تذکیر الاخوان ہے۔ اس کی ایک فصل قبروں پر ہونے والی بدعات و خرافات کے رد میں ہے۔

تقویۃ الایمان کلاں (یعنی تذکیر الاخوان) ضخیم سی کتاب ہے۔ اس اختصار پسند اور آرام طلب دور میں بعض لوگ ساری کتاب نہیں پڑھ پاتے دوسری طرف حالت یہ ہے کہ قبروں پر شرک و بدعت نے جس قدر اودھم مچا رکھی ہے وہ زیادہ تر احکام شریعت سے ناواقفیت کے باعث ہے۔

بنا بریں تبلیغ توحید کا جذبہ رکھنے والے بعض اصحاب کی ایما پر فصل بدعات قبور کو الگ سے شائع کیا جاتا ہے تاکہ کم فرصتی کے وہم میں مبتلا حضرات تھوڑا سا وقت صرف کر کے مطالعہ فرما سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بندوں کے لئے نافع بنائے۔ بیدہ الامر وھو الموفق ونعم المعین

صفر الخیر ۱۳۸۳ سنہ

مدیر
المکتبۃ السلفیۃ
لاہور
(پاکستان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فصل فی ذکر بدعات القبور

یعنی اس فصل میں ان آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جن سے ان بدعتوں کی برائی ثابت ہوتی ہے جو بدعتیں قبروں سے علاقہ رکھتی ہیں سو سننا چاہیئے کہ اصل زیارت قبر کی بے قیدوں اور تاریخ اور سال اور اجتماع کے مرد کے واسطے جائز اور مستحب بلکہ سنت ہے کہ قبروں کو دیکھنے سے موت اور آخرت یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے سوا اس نیت کے اور نیت سے قبروں کی زیارت کو جانا اور دور سے سفر کر کے جانا دن اور وقت اور تاریخ کی قید لگانا۔ میلہ اور اجتماع قبروں پر کرنا وہاں چراغ جلانا۔ قبر کے سبب قبرستان میں مسجد بنانا۔ عورت کا قبر کی زیارت کو جانا۔ قبروں پر چادریں ڈالنا۔ قبروں پر گچ کرنا مُردوں کی تاریخیں اور آیتیں وغیرہ مقبروں یا قبروں پر لکھ دینا۔ قبروں پر مقبرے بنانا۔ قبر ایک بالشت سے اونچی بنانا۔ قبر کے پاس بہتر جان کر نماز پڑھنا۔ قبروں کے مجاور بن کے بیٹھنا۔ قبروں کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو مسجد کے واسطے مخصوص ہے۔ قبر کے پاس سرور اور لہو کے کام جو کہ عیدین میں چاہئیں اُن مُردوں کی خوشی جان کر یا ثواب جان کے کرنا۔ یہ سب کام مکروہ، حرام اور بدعت

ہیں اور جو لوگ ان کاموں کو کرتے ہیں تو اس سبب سے اکثر کرتے ہیں کہ بزرگوں کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہیں تو ان سے حاجتیں اور مُرادیں مانگتے ہیں۔ سو ان مُردوں کی خوشامد کے واسطے یہ کام کرتے ہیں اور حقیقت میں حاجت روا اور مشکل کشا سوا خدا کے کوئی نہیں۔ وہ بزرگ خود اللہ کے محتاج تھے اور ہر امر میں خدا ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اور یہی ان میں بزرگی تھی کہ ہر امر میں خدا ہی کی طرف متوجہ رہتے تھے سوا خدا کے غیروں سے انکار رکھتے تھے پھر وہ کیونکر حاجت روا اور مشکل کشا ہو گئے اور اصل ان کاموں کی یہود اور نصاریٰ سے ہے کہ وہ اپنے پیغمبروں اور بزرگوں سے جب وہ مرجاتے تھے تب ان کی قبریں سنگین چونا کاری کی بنا کر ان کے ساتھ ایسی پرستش کے کام کرتے تھے۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا

ترجمہ: فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آلِ عمران میں کہہ تو کہ اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں ہم مگر اللہ کی اور شریک نہ ٹھہرادیں اس کا کسی چیز کو اور نہ پکڑیں آپس میں ایک دوسرے کو رب سوائے اللہ کے پھر اگر وے قبول نہ رکھیں تو کہو کہ شاہد رہو

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں۔

ف: یہودی حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہتے اور یہ جانتے کہ وہ اللہ کے یہاں کارندہ مختار ہیں جو چاہیں سو کریں۔ پھر ان کی روح کو پوجتے اور ان سے منتیں اور مرادیں مانگتے اور جو کوئی عالم یا درویش اچھا نامی ان میں مرتا اس کی روح کو اور قبر کو پوجتے اور قبر کے پاس مسجدیں بناتے اور وہاں نماز پڑھنا زیادہ ثواب جانتے اور وہاں مراقب ہو کر بیٹھتے اور نصاری حضرت عیسیٰ پیغمبر کو خدا کا بیٹا بتلاتے اور اپنی دانست میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے جس مقام پر سولی دیا ہے اس مقام پر اور انطاکیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یار یوحنا کی قبر پر میلہ کرتے تھے اور جو عالم مولوی درویش ان میں مرتا تو اس کی اونچی بلند پختہ قبر اور وہاں مسجد بناتے اور روشنی کرتے اور نبیوں ولیوں کی قبروں پر مراقب بیٹھتے تھے اور یہود اور نصاری دونوں اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کو خدا کا کارندہ مختار اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے اور ان کے عالم مولوی درویش جو بات کہہ دیتے اس کو یہ خدا کا حکم سمجھتے اور اس کی تحقیق نہ کرتے ان عقیدوں کو ان کے اللہ صاحب نے شرک فرمایا اور یوں بتایا کہ یہ تمہارے پیغمبر اور عالم اور درویش آدمی ہی تھے تم میں سے پھر تم ان کو اپنا رب پرورش کنندہ اصل فیض رساں کیوں سمجھتے ہو اور اس طرح ان بزرگوں کو ماننا نہ توراۃ اور انجیل خدا کی کتاب میں لکھا ہے نہ ان پیغمبروں نے کہا ہے

پھر اپنی طرف سے کیوں ایسے شرک کے کام کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی مسلمانوں کو یہی حکم کیا کہ سوا خدا کے کسی کو نہ پوجو اور کسی سے سوا خدا کے حاجتیں نہ مانگو۔ سو ہماری کتاب قرآن اور یہود و نصاریٰ کی کتاب تورات و انجیل کا مطلب اس مقدمہ میں ایک ہی تھا۔ مگر یہود و نصاریٰ اپنی کتاب کے موافق عمل نہیں کرتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ اے پیغمبر صاحب یہود و نصاریٰ سے کہہ کہ اے کتاب والو سوائے خدا کے اوروں کی روحوں اور قبروں کا پوجنا چھوڑو اور سیدھی بات پر آؤ۔ جو بات ہماری کتاب، قرآن اور تورات اور انجیل تمہاری کتاب دونوں کے موافق ہے کہ ہم اور تم سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر اور ولی اور درویش اور جن اور بھوت اور درخت اور قبر وغیرہ کی بندگی نہ کریں اور کسی چیز کو خدا کا شریک نہ ٹھہراویں اور کوئی کسی آدمی کو اپنا رب اور پرورش کنندہ اصل فیض رساں نہ ٹھہرا دے پھر اے پیغمبر اگر یہود اور نصاریٰ اس بات کو قبول نہ کریں اور پیغمبر اور بزرگوں کی روح اور قبروں اور بزرگوں کی نشانیوں کا پوجنا نہ چھوڑیں تو تُو ان سے کہہ دے کہ ہم تو خدا کا حکم مانتے ہیں تم بھی گواہ رہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر کو اس طرح ماننا اور اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا اور ان کی قبروں پر حاجت روائی کے واسطے جانا۔ خدا کی سب کتابوں کے خلاف ہے اور کسی شریعت میں اس کا حکم نہیں اور شرک ہے۔ یہود

اور نصاریٰ کی ایجاد ہے کہ اب کے جاہل مسلمان وہی کام اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی روحوں اور قبروں کے ساتھ کرنے لگے اور اگر سمجھائیے کہ یہ بات قرآن کی رو سے منع ہے تو واہی تباہی دلیلیں لاتے ہیں اور اپنے بعضے بزرگوں کے کلام کو قرآن کے مقابلہ میں سند پکڑتے ہیں تو اب ان سے بھی یوں ہی کہنا چاہیئے کہ جو بات ہمارے تمہارے دونوں کے نزدیک ثابت ہے۔ سوائے خدا کے کسی کی بندگی نہ چاہیئے۔ اسی بات کی طرف آجاؤ کہ ہم اور تم دونوں خدا ہی عبادت کریں اور سوائے خدا کے کسی کو اپنا حمایتی اور مشکل کشا اور حاجت روا نہ سمجھیں۔ اور کسی خورد و بزرگ کو اس کا شریک نہ ٹھہرادیں اور سوائے خدا کے کسی کو اپنا پرورش کنندہ، فیض رساں نہ جانیں پھر اگر یہ لوگ مانیں تو فھو المراد اور اگر نہ مانیں اور اس طرح بزرگوں کا پوجنا نہ چھوڑیں۔ تو ان سے کہنا چاہیئے کہ ہم تو خدا کے حکم کے تابع ہیں ہم نے اس کا حکم نہ مانا تم بھی گواہ رہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ
اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا

ترجمہ: فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آلِ عمران میں کہ کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اس کو دیوے کتاب اور عقلمندی اور پیغمبری اور پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ

ثُمَّ رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝

اللہ کو چھوڑ کر لیکن تم رب کی طرف متوجہ ہو جیسے تم کتاب کھلاتے تھے اور جیسے تم پڑھتے تھے۔

ف: یعنی جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے عقلمندی اور پیغمبری دی اس سے یہ ہرگز نہ ہو سکے اور اس کا یہ کام نہیں کہ لوگوں سے یہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ دو اور میری بندگی کرو اور مجھی کو مانو میں تمہارا مشکل کشا اور حاجت روا ہوں۔ اللہ نے مجھے مختار کر دیا ہے۔ میری پرستش کرنے سے اللہ کی بندگی کی حاجت نہیں رہتی۔ لیکن ہاں عقلمند اور پیغمبر یہی بات کہتے ہیں لوگوں سے کہ تم رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور ربانی بن جاؤ جیسے تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ وہ کتاب کھلاتے ہو اور خود اس کتاب میں یہی مضمون پڑھتے ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی عقلمند اور پیغمبر کا یہ حکم نہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر پیغمبر اور بزرگوں کی پرستش مانا کیجئے اور نہ کسی عقلمند پیغمبر کا یہ مرتبہ اور مقدور ہے کہ وہ لوگوں سے ایسی بات کہہ سکے کہ اللہ کے سوا میری پرستش کرو اور سب پیغمبر اور عقلمند لوگوں سے یہی کہتے آئے ہیں کہ اللہ ہی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اسی کو اپنا مالک اور رب، پرورش کنندہ، حاجت برآرندہ سمجھو۔ پھر اگر اب کوئی شخص اس مضمون کی حدیث یا کسی بزرگ کا قول نقل کرے کہ سوائے خدا کے اور کسی بزرگ کی بھی بندگی درست ہے یعنی جو کام خدا کی عبادت میں ہیں ان کاموں میں سے کسی کام کو

اور کسی کے واسطے بھی کرنا درست بتائے سو وہ غلط ہے پیغمبر یا کسی عقلمند کا فرمانا خلافِ حکمِ خدا ممکن نہیں اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اس کے معنیٰ ہی کچھ اور ہوں گے غرضکہ یہ جو اس زمانہ میں لوگ مُردہ بزرگوں کو اس طرح مانتے ہیں کہ اپنی حاجت بر آنے کے منتیں مانتے ہیں اور قبروں پر نذر و نیاز چڑھاتے ہیں اور منزلوں سے سفر کر کے جاتے اور قبروں کو چومتے ہیں۔ سو ان کاموں سے وہ بزرگ خوش نہیں اور انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ
اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ
مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا
لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ
قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا
فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ
لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ

ترجمہ: فرمایا اللہ صاحب نے سورہ مائدہ میں کہ جب کہے گا اللہ کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہراؤ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے بولا تو پاک ہے مجھ کو بن نہیں آتا کہ کہوں جو مجھ کو نہیں پہنچتا اگر میں نے یہ کہا ہو گا کہ تجھ کو معلوم ہو گا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ بیشک تو ہی ہے جانتا چھپی بات میں نے نہیں کہا۔ ان کو

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں اس سے خبردار رہا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے پھیر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو معاف کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

ف: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے اور ان کے ہاتھ سے مُردے زندہ ہوئے اور مادرزاد اندھے آنکھوں والے اور کوڑھی چنگے ہوئے۔ یہ معجزہ دیکھ کر نصاریٰ ان کو خدا کا بیٹا اور ان کی ماں مریمؑ کو خدا کی زوجہ کہنے لگے اور یہ جانا کہ یہ دونوں خدا کے یہاں مختار ہیں جس کے واسطے جو چاہیں سو کریں۔ یہ بات سمجھ کر مرادیں ان سے مانگنے لگے اور یہودیوں نے اپنے گمان میں حضرت عیسیٰؑ کو سولی دیا سو یہ نصاریٰ اس سولی کی شکل بنا کر اس کی تعظیم کرنے لگے اور جانتے ہیں کہ اللہ ان باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزِ حشر کو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ سے پوچھے گا کہ تم نے نصاریٰ سے کہا تھا کہ تم لوگ مجھکو اور میری ماں کو سوائے خدا کے معبود

مقرر کرو اور اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگو۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
عرض کریں گے۔ سبحان اللہ میری کیا طاقت جو تیری شان میں دخل دوں
اور ایسی بات لوگوں سے کہوں جو میرے لائق نہیں میں تو اس واسطے
ہوں کہ لوگوں کو خدا کی طرف رجوع کروں نہ یہ کہ خدا کی طرف سے
رد کوں اور اپنی طرف رجوع کروں اور اپنی ہی پوجا کراؤں اور خود
ہی معبود بنوں۔ میں تو بشر ہوں اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تیرے
دفتر میں لکھی ہوگی اور تجھ کو معلوم ہوگی بلکہ میرے دل میں بھی یہ خیال
نہ آیا تھا کہ کوئی مجھ کو پوجے جو میرے دل میں ہے وہ تو خوب جانتا ہے
میں آدمی ہوں اور جو معجزے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو ہی میرے ہاتھوں سے
کراتا تھا اور مجھکو تو وہ بھی نہیں معلوم جو تیرے جی میں ہے پھر اور کچھ مجھ
سے کیا بن آوے دوسرے کے جی کی چھپی بات تو ہی جانتا ہے اور میں
نے ان لوگوں سے وہی بات کہی تھی جو تو نے حکم کیا تھا کہ بندگی اللہ ہی
کی کرو جو میرا تمہارا دونوں کا ایک رب ہے اور میرے آسمان
پر جانے کے بعد ان لوگوں نے مجھ کو اور میری ماں کو پوجا اور پرستش
کی اور جب تک میں دنیا میں ان کے پاس موجود رہا تب تک ان کے
حال سے خبردار رہا اور ان کو نیک راہ توحید کی سمجھاتا رہا۔ پھر جب
تو نے مجھکو اپنی طرف پھیر لیا اور میں آسمان پر گیا پھر مجھ کو خبر نہیں کہ
انھوں نے میرے بعد کیا کیا اس کی تجھی کو خبر ہوگی اس واسطے کہ ہر
چیز سے تو خبردار ہے۔ مجھ کو کیا خبر اب اگر تو ان لوگوں کو عذاب

کرے تو یہ تیرے بندے ہیں مجھ کو کچھ دخل نہیں ہیں بچا نہیں سکتا اور ان کی حمایت کر نہیں سکتا اور باوجود اس کے تو زبردست ہے اگر تو ان کو معاف کر دے تو بھی تیرے کام حکمت کے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر اور بزرگ کی یہ شان اور کسی کا یہ مرتبہ نہیں کہ لوگوں کو کہے کہ تم میری بندگی کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگوں کو خود خبر نہیں ہوتی کہ لوگ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں اور جب یہ معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ایسے معاملے کرتے تھے تو وہ بزرگ ناخوش ہوں گے بلکہ قیامت کے روز ان لوگوں کے دشمن بن جاویں گے اور ان سے بیزاری اللہ کے روبرو ظاہر کریں گے تو اب معلوم کیا چاہیئے کہ قبروں کو پوجنا جواب رائج ہے اور جو لوگ بزرگوں کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں سو وہ بزرگ قیامت کے روز ان کو الزام دیں گے اور اپنی بیزاری ان سے ظاہر کریں گے، اس واسطے کہ اس طرح سے قبروں کا پوجنا نہ قرآن میں نہ حدیث میں ہے نہ حضرت علی رضؓ نے کہا نہ حضرت محی الدین جیلانی رحؒ نے بتایا اور نہ کسی خدا کے مقبول نے سکھایا صرف اپنی طرف سے لوگوں نے ایجاد کیا۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

ترجمہ: فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورہ یونس میں کہ اور پوجتے
ہیں سوائے اللہ کے ایسی چیز کو
کہ نہ کچھ فائدہ دیوے نہ نقصان اور

عِندَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس کہہ کیا بتاتے ہو اللہ کو جو نہیں جانتا وہ آسمانوں میں اور زمین میں سو وہ نرالا ہے اس سے جسے یہ شریک بتاتے ہیں۔

ف: یعنی جو لوگ تصویریں یا مورتیں یا قبریں یا جھنڈے یا نشان یا مکان یا روح وغیرہ چیزیں اپنے بزرگوں کی پوجتے ہیں۔ سوائے خدا کے سو حقیقت میں ان چیزوں سے نہ کچھ برا ہو سکے نہ کچھ بھلا اور یہ بات جو کہتے ہیں کہ جن کی تصویریں یا مورتیں یا قبریں یا جھنڈے یا نشان یا روحیں ہم پوجتے ہیں یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے نہیں بتائی کہ فلانا شخص فلانے کا سفارشی ہے میرے یہاں پھر کیا یہ لوگ اللہ سے بھی زیادہ خبردار ہیں جو اس کو بتاتے ہیں جو وہ نہیں جانتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ اور خود وہ ایسا سفارشی کسی کا آسمان اور زمین میں نہیں کہ اس بزرگ کی روح یا قبر یا جھنڈے نشان چھڑی کو مانئے تو کچھ فائدہ ہو اور نہ مانئے تو نقصان ہو اور انبیاء و اولیاء کی سفارش جو ہے سو اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس طرح کے ماننے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ ان چیزوں کا پوجنے والا اور ان کو اس طرح ماننے والا مشرک ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس بزرگ کو خدا نہ سمجھے۔ خدا کی جناب میں سفارشی ہی اپنا جانے اور پوجے اس پر

شرک ثابت ہوا۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی
قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا
تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ
وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ
قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ
وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا
عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝

ترجمہ : فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ میں کہ کہہ اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں ناحق کا اور مت چلو خیال پر ان لوگوں کے جو بہک گئے ہیں آگے اور بہکا گئے بہتوں کو اور بھولے سیدھی راہ سے۔

ف : سب دینوں میں یہ بات ثابت ہے کہ دین کے کام میں جس قدر خدا اور رسول کا حکم ہو اس قدر وہ کام کیجئے اپنی طرف سے کچھ اور اس میں زیادہ بڑھا کر نہ کہیئے اور نہ لکھیئے کہ زیادہ بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہیں رہتا اور دین کی راہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جو کوئی اس کام کو کرے وہ گمراہ ہو جاوے سو یہود اور نصاریٰ کے مولوی اور درویشوں نے دین کے کام میں اپنی طرف سے زیادہ باتیں بہت سی نکالی تھیں اور کتابوں میں لکھ گئے تھے جیسے یہ بات کہ جو شخص فلانے بزرگ کو اس طرح سے مانے اس کا یہ درجہ ہوگا اور فلانا مطلب فلانے بزرگ کے نام سے یوں روا ہوتا ہے اور فلانے کی قبر پر جانے سے یوں مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اور فلانے کی قبر پر تریاق مجرّب اور اکسیرِ اعظم ہے۔ سو پچھلے لوگ وہ لکھا ہوا دیکھ کر وہ بات سچّی جانتے اور ان بزرگوں کو اس طرح مانتے اور ان کی قبریں

اور نشانیاں پوچھتے تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب اللہ سے زیادہ مت کہو اور دین کے کام میں مبالغہ مت کرو۔ اور اگلے اپنے مولویوں اور درویشوں کے لکھے اور کہے ہوئے پر دھوکہ نہ کھاؤ کہ وہ مولوی اور درویش خود بھی گمراہ تھے اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا سو وہ لوگ اور سب لوگ برابر سیدھی راہ سے بہک گئے پھر ان کی بات کی کیا سند ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی درویش کا ایسا کلام ہو جو قرآن وحدیث سے برخلاف ہو اگر کوئی نقل کرے تو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے۔ بہت خلقت اسی سے گمراہ ہو گئی۔ کسی نے کہا میرے پیر کی قبر سے مجھ کو وہی فائدہ ہوتا ہے جو پیر سے ہوتا تھا یا پیر میرا قبر میں بھی مریدوں کی طرف متوجہ ہے جاہلوں نے ایسی بات کو سند پکڑا اور زیاراتِ قبور میں مبالغہ کیا اور مولوی بزرگوں سے استمداد اور استعانت کرنے لگے اور قبریں پوجنے لگے اور سینکڑوں کام دنیا اور دین کے چھوڑ کر قبروں کے پوجنے کو منزلوں جانے لگے۔

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَىٰ ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا اور ابو سعید خدری رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد الحرام یعنی کعبہ کی مسجد اور مسجد الاقصیٰ

الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی یعنی بیت المقدس کی مسجد اور مسجد وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا میری یعنی مدینہ کی مسجد۔

ف: یعنی زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک کو سفر کر کے جانا درست نہیں مگر کعبہ کو اور مسجد اقصیٰ کو اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کی زیارت کو جانا درست ہے۔ اگلی امتوں کے لوگ کوہ طور اور مرقع عیسیٰ اور یوحنا کی قبر وغیرہ کی زیارت کرنے دور دور سے سفر کر کے جاتے تھے اس حدیث سے وہ جانا منع ہو گیا کہ سوائے ان تین جگہ کے اور جگہ زیارت کے واسطے سفر کر کے جانا منع ہے اور مکن پور اور اجمیر اور بہرائچ اور بغداد اور کربلا اور نجف اشرف کو قبروں کی زیارت کو سفر کر کے جانا درست نہیں۔

اَخْرَجَ النِّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ میں نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ مت بناؤ میری قبر کو عیدگاہ اور درود بھیجو مجھ پر اس لئے کہ درود تمہاری پہنچائی جاتی ہے مجھ کو تم کہیں ہو۔

ف: حضرتؐ نے جب یہود و نصاریٰ کو ملاحظہ کیا کہ اپنے بزرگوں کی قبر پر سال کے بعد میلا اور جماؤ کرتے ہیں اور رہوتے ہوتے پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ ان سے منتیں مرادیں مانگنے لگے تو پیشتر سے اپنی امت کو فرمایا

کہ تم میری قبر کو عید گاہ مت بنائیو۔ یعنی جیسے عید گاہ میں برسویں دن لوگ اچھی اچھی پوشاک پہن کر خوشی سے روز تاریخ معین میں جمع ہوا کرتے ہیں سو تم میری قبر پر اس طرح سے اجتماع نہ کیجیو۔ اور اگر تم کو اپنے واسطے اور میرے واسطے ثواب منظور ہے تو درود پڑھو کہ مجھ تم کو دونوں کو ثواب ملے اور درود کے لئے نزدیک ہونا قبر سے کچھ ضرور نہیں بلکہ لاکھوں منزلوں سے اگر درود پڑھوگے تو بھی مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ درود تمہاری پہنچادیگا اس واسطے کہ درود پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر کئے ہیں اور درود جو ہے سو خدائے تعالیٰ سے دعا ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر اور اللہ سب حال میں ہر جگہ سنتا ہے، اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ حضرتؐ کے مزار شریف پر روز وتاریخ معین پر اجتماع اور جماؤ کرنا درست نہیں پھر جب حضرت کی قبر شریف کے واسطے یہ بات منع ہے تو اور کسی کی قبر پر عُرس جماؤ اور میلا کرنا اور تاریخ معین میں قبر کی زیارت کو جانا اور بھی زیادہ منع ہے دوسرے یہ کہ خوشی کے اسباب قبر کے پاس یا قبر کے سبب سے جمع کرنا درست نہیں جیسے راگ وغیرہ کہ لوگ عُرسوں میں کرتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ اگر مُردوں کو ثواب پہنچانا ہو تو دور ہی سے اس کے واسطے اللہ سے دعا کرے یا اس کی طرف سے کچھ خیرات کر دے اس واسطے کہ قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہیں۔ چوتھے یہ کہ حضرت نے جو یہ فرمایا کہ درود مجھ کو پہنچائی جاتی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ جانتے ہیں کہ جہاں درود

پڑھی جاوے وہاں حضرت کی روح مبارک آتی ہے سو یہ بات غلط ہے پھر بعضے نادان جو کھانے وغیرہ پر فاتحہ پڑھتے ہیں تو یہ جانتے ہیں کہ اس وقت مُردے کی روح آتی ہے پھر اس لحاظ سے وہاں پر عطر اور پان اور پانی بھی رکھ دیتے ہیں سو یہ بات لغو اور غلط ہے۔

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب زیارت القبور میں لکھا ہے کہ امام احمدؒ اور ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے واسطے جانا حرام ہے۔

اَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ۔

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب المساجد اور مواضع الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ امام مالکؒ نے ذکر کیا کہ عطاء بن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا اے اللہ مت کیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے کر لیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں۔

ف : یعنی مسجد میں نماز پڑھنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہے بلکہ مسجد اسی واسطے ہے اور وہاں جھاڑو دینا اور فرش بچھانا، لوگوں کے آرام کے واسطے پانی کا برتن رکھنا، مسجد کی عمارت اچھی بنانا، اس پر چراغ جلانا ثواب ہے سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبروں کی قبروں پر ایسے کام جو مسجد کے واسطے چاہئیں کرتے تھے کہ ان لوگوں پر نہایت سخت غضب پڑا کہ وہ خدا کی درگاہ سے راندے گئے۔ اس واسطے کہ ایسے کام کئے سے وہ قبر نہیں رہتی بُت ہو جاتی ہے۔ سو ہمارے حضرت ؐ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ میری قبر کو بُت مت کیجیو۔ یعنی ایسا نہ ہووے کہ میری قبر پر لوگ ایسی حرکتیں کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جیسے مسجد کے ساتھ چاہیئے درست نہیں اور جو کوئی کرے اس پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس قبر کے ساتھ لوگ ایسا کام کریں وہ قبر، قبر نہیں رہتی بُت ہو جاتی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور لات وغیرہ کی تصویریں اور قبریں لوگوں کے پوجنے کے سبب بُت ٹھہر گئی تھیں۔

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا عائشہ ؓ نے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلعم نے اس بیماری میں جس سے اٹھے نہیں فرمایا کہ لعنت

النَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ
کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے کرلیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں۔

ف: یعنی جب بیمار ہوئے اور وفات کا وقت قریب ہوا تب اپنی امت کے خبردار کرنے کو فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر خدا لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں ٹھہرا لیا کہ جیسے مسجد میں سجدہ کرنا چاہیئے خدا کو ویسے ہی قبروں کی طرف کرنے لگے اور جیسے مسجدیں پختہ پتھر کی عمارت کی بنانا چاہیئے ویسے ہی یہ قبریں اونچی بنانے لگے اور جیسے مسجد میں چراغ جلانا چاہیئے ویسے ہی یہ قبروں پر روشنی کرتے ہیں اور جیسے مسجد میں عبادت کرنا زیادہ ثواب ہے ویسے ہی یہ قبر کے پاس مقبروں میں مراقبہ کرنا، نماز پڑھنا زیادہ مؤثر جاننے لگے اور جیسے مسجد میں فرش بچھانا چاہیئے ویسے بلکہ اس سے بھی زیادہ قبروں اور مقبروں میں فرش دفروش بچھانے لگے اور چادریں زرتریں قبروں پر ڈالنے لگے۔ سبحان اللہ جس کام کے سبب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی۔ اور بد دعا کی۔ وہی کام بلکہ اس سے ہزار چند زیادہ انھیں کی امت کے جاہل اور بعضے ضدی پیرزادے اور بعضے پیر پرست کرنے لگے۔ پھر اب یہاں تک نوبت پہنچی کہ قبروں کو منقش بنادیں اور مسجد کے مؤذن کو روکھی سوکھی بھی روٹی نہ دیں اور قبروں کے مجاوروں کو حلوے اور مٹھائیاں کھلادیں۔ مسجد میں برتن وضو و غسل کرنے کے واسطے نہ چڑھاویں اور قبروں پر نقارے بجاویں۔ مسجد میں جانماز بوریئے او

کپڑے کی نہ ڈالیں اور اگر ٹپکے چھت مسجد کی مرمت نہ کریں۔ اور قبروں پر چادریں زربفت کی اور ملگیرے اطلس کے چڑھا دیں پھر کیوں نہ خدا کی لعنت برسے، جب خدا کی کم تعظیم کی اور بندوں کی زیادہ یا خدا کے برابر اور کی بھی تعظیم کی پھر سوا لعنت خدا کے اور کیا چاہیئے۔ غرضکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے واسطے کرنا چاہیئے وہ کام اور کسی بزرگ کی قبر کے ساتھ کرنے سے خدا کی طرف سے کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے اور جب سب پیروں کے پیر اور سب بزرگوں کے بزرگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنے سے بددعا کریں اور لعنت بھیجیں تو اور بزرگ اپنی قبروں کے ساتھ یہ معاملہ کرنے سے کب راضی ہوں گے۔

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ

ترجمہ: مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب نے نقل کیا کہ میں نے سنا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کر ڈالتے تھے اپنے نبیوں اور اچھے لوگوں کی قبروں کو مسجدیں سو تم مت بنائیو قبروں کو مسجدیں منع کرتا ہوں میں تم کو اس

عَنْ ذٰلِكَ اس کام سے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی شہید کی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جو مسجد کے ساتھ چاہئیں درست نہیں اور اگلے کافر یہود و نصاریٰ کی یہ رسم ہے کہ حضرتؐ نے اس سے مسلمانوں کو منع کیا۔

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہے کہ مسلم رحمۃ نے ذکر کیا کہ ابی مرثد غنوی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

ف: قبر کی طرف نماز اگر معاذ اللہ مُردے کی تعظیم کے واسطے ہو تو کفر ہے اور اگر اس واسطے ہو گویا اس قبر اور اس مقبور کو قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہے اور اگر یہ نیت بھی نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ غرضکہ کسی نیت سے قبر کی طرف نماز نہیں درست اور اگر قبر نظر سے غائب ہو تو درست ہے۔ قبر پر بیٹھنا بھی درست نہیں اور بیٹھنا دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک[1] یہ کہ قبر کے اوپر بیٹھ جاوے اور دوسرے[2] یہ کہ قبر کے بھروسے پر بیٹھ رہے مجاور خادم بن کر کہ وہاں کا مکان صاف رکھے اور ہر امر کی خبر گیری کرے اور جو حاجی ہو کر وہاں جاویں ان کو زیارت کرایا کرے اور فاتحہ دیا کرے۔ چراغ جلایا کرے۔

اگر یوں کہے لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ یعنی جلسہ مجلس نہ کرو قبروں

پر درست نہیں۔

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوالہیاج نے نقل کیا کہ مجھ کو علی رضؓ نے کہا کہ بھلا نہ بھیجوں میں تجھ کو ایسے کام کو بھیجا تھا کہ مجھکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ سلم نے اس کام پر کہ تو نہ چھوڑے کوئی مورت مگر مٹا دے اس کو اور نہ چھوڑے کوئی قبر اونچی مگر برابر کر دے اسکو

ف:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بنا وے۔ اور کوئی بنا وے تو مقدور چلے تو مٹا دے کہ اسی واسطے پیغمبر خدا نے حضرت علیؓ کو مامور کیا تھا اور حضرت علی رضؓ نے اپنے وقت میں ابوالہیاجؒ کو بھی حکم دیا تھا سو اونچی قبر بنانا گناہ ہے۔ پھر اگر کوئی اپنے بزرگ کی ایسی قبر ہو تو زیادہ کوشش کر کے برابر کر دے اس واسطے کہ اپنے بزرگ کے حق میں گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی زیادہ بُرا ہے جیسے اپنے بزرگ کے کپڑے پر نجاست لگی ہو تو اس کو دور کرنا مقدم ہے کہ ان بزرگوں کی خوشی اسی میں ہے۔

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابرؓ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔

نے نقل کیا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ گچ کیا جاوے قبر پر اور اس سے کہ عمارت بنائی جاوے قبر پر اس سے کہ اس سے کوئی بیٹھے اس پر۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو گچ کرنا، پختہ بنانا اور قبر پر مقبرہ عمارت بنانا اور قبر پر اپنی حاجت مراد کے واسطے یا مراقبہ کرنے کو یا مجاور خادم بن کر بیٹھنا حرام ہے کسی کی قبر ہو۔

اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَأَ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر رضؓ نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر گچ کرنے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو روندنے سے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر گچ کرنا پختہ بنانا قبروں پر آیتیں یا حدیثیں یا کچھ اور اشعار وغیرہ لکھ دینا یا تختہ وغیرہ پر لکھ کر وہاں لگانا اور قبروں پر پاؤں رکھ کر چلنا حرام ہے پھر کسی نبی کی قبر ہو کسی کے واسطے نہیں درست۔

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب التصاویر میں

عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً
يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ
أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيْبَةَ
أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا
مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ
فِيْهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ
فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا
مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ
الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ
مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ
تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ
شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ

لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ جب بیمار
ہوئے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو
ذکر کیا بعضی بیبیوں نے ایک گرجے
کا جس کو ماریہ کہتے ہیں اور بی بی ام سلمہؓ
اور بی بی ام حبیبہؓ گئی تھیں حبشہ کے
ملک کو سو انہوں نے ذکر کیں ان
کی خوبیاں اور اس میں کی تصویروں
کا حال تو اٹھایا پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنا سر مبارک پھر فرمایا کہ ان
لوگوں میں جب کوئی مرد مر جاتا تھا
تو بناتے تھے اس کی قبر پر مسجد پھر
بناتے اس میں ان کی صورتیں وہ لوگ
بہت برے ہیں اللہ کی سب خلقت سے

ف: یعنی بی بی ام سلمہؓ اور بی بی ام حبیبہؓ اور حضرت کی بیبیاں حبشہ کے ملک کی طرف گئی تھیں۔ وہاں نصاریٰ کا ایک عبادت خانہ کہ ماریہ اس کا نام تھا دیکھ کر آئی تھیں کہ اس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ سو حضرت سے انہوں نے اس مکان کا اور اس میں تصویروں کا ذکر کیا تو حضرت نے باوجود بیماری کے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ دستور

تھا کہ جب کوئی نیک مرجاتا تو اس کی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے اس میں
اس مُردے کی تصویر بنا دیتے سو یہود اور نصاریٰ اللہ کی ساری خلقت سے
بُرے تھے کہ ایسے کام کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے
سبب سے قبر کے پاس یا قبرستان میں مسجد بنانا بہت بُرا ہے۔ پھر وہاں
تصویریں بنانا اور بھی بُرا ہے اور نصاریٰ و یہود کی رسم ہے مسلمانوں کو اس سے
نہایت پرہیز کرنا چاہیئے اور جو بنا دے وہ ساری خلق سے بُرا ہے۔

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَا الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بخاریؒ اور مسلمؒ نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبرِ خدا صلعم نکلے جہاد کو تو میں نے لیا ایک نمط یعنی کپڑا روئی دار سو پردہ بنایا اس دروازے پر پھر جب آئے حضرت تو دیکھا اس کپڑے کو تو کھینچا اس قدر کہ پھاڑ ڈالا اس کو اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں اجازت دی ہم کو کپڑا پہنانے کی پتھر اور مٹی کو۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر چادر قبر پوش ڈالنا اور مقبرے پر غلاف
اڑھانا اور جھنڈے پر یا کسی بزرگ کے نام چھڑی پر غلاف چڑھانا اور کپڑے
کی دیوار گیریاں اور چھتیں لگانا درست نہیں اور ایسے کام سے پیغمبرِ خدا صلعم

ناراض اور بیزار ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو بموجب اس حدیث کے چاہیئے کہ جہاں ایسا دیکھے تو حتی المقدور دور کرنے اور پھاڑ ڈالے۔

أَخْرَجَ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ اور نسائیؒ نے ذکر کیا کہ ابن عباس رضؓ نے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی۔ ان عورتوں پر جو زیارت کریں قبروں کی اور ان لوگوں کو جو بنادیں قبروں پر مسجدیں اور روشن کریں قبروں پر چراغ۔

ف: قبروں پر چراغ اور شمع جلانا اور روشنی کرنا خواہ خود کرے خواہ اس واسطے اپنا پیسہ خرچے موجب لعنت کا ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے اس واسطے کہ چراغ سے فائدہ یہ ہے کہ اندھیرے میں روشنی ہو تاکہ آدمی اپنا کام کرے پھر جب کام سے فارغ ہونے لگے تو گُل کر دے سو وہاں مُردے کو روشنی کی کیا حاجت کچھ کام اس کو لگانا نہیں اور اگر وہ مُردہ خدا کا مقبول ہے تو اس کے واسطے خدا کی طرف سے روشنی ہے۔ پھر یہ روشنی فضول ہے اور اگر وہ بدکار ہے تو عذاب اور حساب میں گرفتار ہے۔ اس کو یہ روشنی کیا درکار ہے اور علاوہ اس کے قبر کے اوپر کی روشنی سے اندر کا اندھیرا کیونکر جاویگا

یہ چراغ جلانا اور روشنی کرنا ایک تو اسراف ہے، دوسرے شرع اور عقل کے خلاف اور جلانے والا اور جلوانے والا دونوں خدا کی لعنت سے روسیاہ ہیں اور قبر پر مسجد بنانا اگر نماز کے واسطے ہے تو جہاں قبروں پر نگاہ ہو وہاں نماز درست نہیں اور نماز بھی اگر مُردے کی تعظیم کے واسطے ہے تو کفر ہے اور اگر وہاں مسجد بنانا نام کے واسطے ہے تو حرام ہے اور اسراف اور اگر مُردے کی تعظیم کے واسطے ہے تو وہ مسجد مُردے کے واسطے ٹھہری خدا کا مکان مخلوق کے واسطے بنانا یہ شرک ہے۔ پھر ایسی مسجد بنانے والے پر بھی خدا کی لعنت ہے اور معمار بھی اس میں شریک ہے۔ اور عورتوں کو اگر خاوند اپنی مرضی سے قبر کی زیارت کو جانے دے تو اس خاوند کو بھی لعنت نصیب ہے اس واسطے کہ بُرا کام کرنا اور کرانا اور بُرے کام کی اجازت دینی برابر ہے۔

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَتَوَسَّدُ الْقُبُورَ وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا

ترجمہ: امام مالک رحؒ نے نقل کیا کہ علیؓ تکیہ لگا لیتے تھے قبروں سے اور لیٹ جاتے تھے قبروں پر۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس جا کر بیٹھ جانا یا اتفاقاً بعض وقت قبر سے تکیہ لگا لینا مضائقہ نہیں، منع وہی ہے جو قبر پر مجاور بن کے بیٹھے یا وہاں مجلس کرے یا وہاں مراقب ہو کر بیٹھے یا مُردے سے استمداد اور استعانت کے واسطے بیٹھے۔

أَخْرَجَ أَبُوْدَاؤُدَ وَ

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب المساجد

التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

اور مواضع الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ اور دارمیؒ نے ذکر کیا کہ ابو سعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب زمین مسجد ہے یعنی قابل نماز کے ہے سوا قبرستان اور حمام کے

ف: یعنی قبرستان اور حمام میں نماز درست نہیں۔

اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَہْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

ترجمہ: مشکوٰۃ کے باب زیارت القبور میں لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے سو تم قبروں کی زیارت کرو اس واسطے کہ قبروں کے پاس جانا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو

ف: حضرت نے پہلے قبر کے پاس جانے کو مطلق منع فرمایا تھا بعد اس کے یہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر کے پاس جایا کرو۔ اس میں دو فائدے ہیں ایک یہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت کم ہو دوسرے یہ کہ موت اور قیامت

یاد آوے سو وہ یوں ہے کہ جب آدمی اس نیت سے قبر کے پاس گیا اور اس نے خیال کیا کہ مُردہ کبھی زندہ تھا چلتا پھرتا تھا۔ کھاتا پیتا طرح طرح کی آرزوئیں اور حوصلے اور ارادے رکھتا تھا۔ دوست آشنا کے ساتھ آپس میں مجلسیں گرم کرتا تھا اور سب اس کے ہمنشیں محظوظ تھے اور کیا کیا بڑے بڑے ارادے رکھتے تھے کہ آئندہ کو یوں کریں گے اور ایسا ہو گا اور آج یہ شخص قبر کے اندھیرے گڑھے میدان میں بے یار و غمخوار بے زرد زور اکیلا پڑا ہے کہ اب اس کو نہ آشنا پوچھتا ہے نہ یار خبر لیتا ہے نہ جورو لڑکے کام آئے نہ بھائی برادر ساتھ گئے اب اس جگہ خدا ہی سے کام پڑا اور کوئی کام نہ آیا۔ پھر ایسے ہی ایک دن مجھ کو بھی مرنا ہے اور دنیا کے سب بھائی برادر اور جورو لڑکے نوکر چاکر گھر بار مال متاع چھوٹ جائے گا اور عمل اپنا ساتھ جائے گا اور صرف اللہ ہی سے کام پڑے گا۔ جب آدمی یہ خیال کرے گا تو البتہ دنیا کی خواہش اور حرص کم ہو گی اور آخرت یاد آوے گی خصوصاً ٹوٹی پُرانی قبروں کے دیکھنے سے یہ فائدہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے تو آدمی البتہ نیک کام کرنے لگتا ہے اور بُرے کام سے باز رہتا ہے تو اس واسطے اس طرح پر قبر کی زیارت کرنی جائز اور مباح ہے اور جس زیارت سے کہ نہ دنیا کی رغبت کم ہو اور نہ آخرت یاد آوے وہ زیارت درست نہیں پھر جو کوئی قبر کی زیارت کو اس واسطے جاوے کہ وہاں نماز پڑھے اور قبر کا طواف کرے یا اس کو بوسہ دے یا اپنے رخسارے اور چھاتی قبر پر ملے اور ان مُردوں کو پکارے اور

ان سے مدد مانگے، روزی، اولاد، بیمار کی شفاء، قرض سے چھٹکارا چاہے
اور کچھ حاجت مانگے یا وہاں چادر، شامیانہ، نقارے، کھانا، مٹھائی
چڑھاوے، یا لڑکیوں، لڑکوں عورتوں کو لے جاوے یا وہاں روشنی مجلس میلاد
کرے اور کچھ خرافات کرے سو وہ بدعتی ہے یا مشرک یا مرتکب مکروہ اور
فعل حرام کا سو اس زمانہ میں اکثر لوگ قبروں پر انھیں کام کے واسطے
جاتے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کو یاد کرنے کوئی نہیں جاتا بلکہ دنیا
ہی کی رغبت کے سبب سے جاتے ہیں اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی
دلیلیں اس کے مقابلے میں لاتے ہیں۔ اور سبب اس کا یہ ہے کہ بعضے
مولوی دنیا طلب اور نام کے مشائخ عاقبت سلب قبروں پر جاکر
مراقب ہو کر بیٹھنے لگے۔ عرس کرنے لگے، روشنی راگ وہاں ہونے لگا اور
ریوڑی گٹا حلوہ شیرمال چڑھنے لگا۔ چادریں مفت آنے لگیں اور عورتیں
جوان بڑھیاں جلنے لگیں۔ نوبت نقارے بجنے لگے، نذر و نیاز کا روپیہ پیسہ
جمع ہونے لگا وہ مولوی، مجاور، مشائخ پُجنے لگے تب انہوں نے عوام جاہلوں
کے خراب کرنے کو دو چار ادھر اُدھر کے قصّے کہانی ان قبروں والوں
کی بنالیں۔ دو ایک روایتیں جھوٹی سچّی نکال لیں دو تین حدیثیں اور جگہ کی
اپنے مطلب پر لگا لیں۔ اپنی دنیا کا ناس کیا اور ان کی عاقبت کو تباہ کیا بلکہ
اپنا رو سیاہ کیا پھر اب کے لوگ۔ ان کے کام اور بات کی سند پکڑنے لگے حالانکہ
مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سوا کسی
کو سند پکڑنا نہ چاہیئے۔